مولانا سید ابو الاعلی مودودی

تحریر از قلم :تجعمل نظیر ڈار

یہ بات بھی روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ چودھویں صدی ہجری میں نورِ اسلام کی چمک جب اپنے عروج پر تھی، اسی میں کچھ ایسے اندھیرے بادل بھی چھا گئے جو اس نور کو مدھم کرنے لگے۔"مسلمانوں کے اندر بعض ایسے فتنے پیدا ہوئے جو دین کی بنیادوں کو کمزور کرنے لگے-تب اللہ تعالی نے ہی اپنے بندوں میں سے ایک بندے کو اٹھایا جس نے ان تمام منفی رجحانات کے خلاف قلم اٹھایا-چاہے پھر وہ اندھیرے بادل مارکسزم کی صورت میں ہو یا پھر قوم پرستی، سیکولرازم، کے جنات جو مسلمانوں پہ حاوی ہوئے تھے یا پھر ملحدین کا مرض ہو یا پھر مرزا غلام قادیانی دجال کا ختم نبوت پر ڈاکہ-
لوگوں نے جب اسلام کو مذہب بنا کر پیش کیا اور اپنے اندر سرکشی حکمران باطل حکمران کو جزب کیا تسلیم کیا ۔ تب مولانا نے اسلام کو دین بتا کر پیش کیا ۔

کس کو معلوم تھا ایک پیر کا بیٹا جس کے والد نے اپنے پیر صاحب کے نام پر اپنے فرزند کا نام رکھا "مودودی" دنیا سے پیر مریدی, تصوف کا نام و نشان مٹا دے گا

اپ کے اباؤ کا تعلقات سادات سے تھا جو افغانستان کے شہر حرات قریب چشت پہ واقع ہے اپ کا جنم 1903 میں حیدراباد اورنگ اباد دکن میں ہوا
اس خاندان کے ایک مشہور بزرگ تھے حضرت قطب الدین مودود چشتی جو حضرت معین الدین اجمیری چشتی کے شیخ و شیوت تھے انہی کی وجہ سے ان کا خاندان مودودی کہلایا

جب برصغیر میں شدی کی تحریک کا اغاز ہوا تھا جس کا مقصد تھا کہ مسلمانوں کو ہندو بنانا -یہاں تک کہ کچھ افرادوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین بھی اپنی کتابوں میں کی- اسی میں جب مولانا محمد علی جوہر نے دلی کی جامع مسجد میں تقریر کیا اور کہا کہ کاش کوئی اسلام کے مسئلے جہاد کی پوری وضاحت کریں- اس پر مولانا نے صرف 24 سال کی عمر میں ایک کتاب لکھی جس کا نام تھا الجہاد فی الاسلام-

جب مولانا نے ہندوستان کے سیاسی حالات اور مسلمانوں کے حالات کو بہت قریب سے دیکھا تو اس پر اپ نے قلم اٹھایا اور بہت سی کتابیں تصنیف کر ڈالی- مسلمانوں کی خراب حالات اور مغربی خیالات میں ڈوبتے دیکھ کر انہوں نے 1932 میں ایک رسالہ "ترجمان القران" جاری کیا

جس کا مقصد مغربی خیالات کو توڑنا اور مسلمانوں کی ذہنوں پر انگریزوں کی مرحوبیت کو ختم کرنا اور اگے جا کر اسی رسالے نے ایک تحریک کا جنم لیا- جس کا اصول تھا کہ

"اپ جو بھی اپنا مسلک رکھتے ہو اس پر عمل کرے مگر دوسروں پر زبردستی اس کو نہ تھوپے جس عمل کو اپ صحیح نہ سمجھتے ہو اس کو نہ کیجئے لیکن اس بات کا مطالبہ بھی نہ کیجئے کہ دوسرا بھی اس کو صحیح نہ سمجھے اور اس کو چھوڑ دیں اس کے بعد سب مل کر اسلامی نظام کو قائم کرنے کی کوشش کریں"

مولانا مودودی کی تنقیدی نظر میں

مارکسیزم

مولانا مودودی نے دلیل دی کہ مارکسیزم کی طبقاتی جدوجہد اور نجی ملکیت کے خاتمے پر توجہ اسلامی تعلیمات کے خلاف ہے۔

لادینیت: مارکسیزم کی خدا اور مذہب کی تجزیہ مولانا مودودی کے لیے قابل قبول نہیں تھی۔

سرمایہ داری

فردیت: انہوں نے دلیل دی کہ سرمایہ داری فردی مفادات کو اجتماعی بھلائی پر ترجیح دیتی ہے۔

اسلامی اقتصادی اصولوں کے خلاف: مولاند نے سمجھا کہ سرمایہ داری کی منافع اور سود کی توجہ اسلامی اصول کے خلاف ہے۔
کہتے ہیں مولانا کے پاس ایک دن ایک برزگ ایا اور عرض کیا میری بہو پہ جنات حاوی ہو گے ہیں اپ اس پہ دم رقیا کرے تو" مولانا نے جواب دیا اس وقت آمت کو کمونیزم کا جن حاوی ہوگایا ہے میں وہی نکال رہا ہو اپ کسی اور کے پاس اپنی بہو کو "لےجاوہ

قوم پرستی

مسلمانوں کی تقسیم :مولانا مودودی نے قوم پرستی کو مسلمانوں کو نسلی اور علاقائی لائنیں پر تقسیم کرنے والی قوت سمجھا۔
سلامی اتحاد کے خلاف: قوم پرستی، انہوں نے دلیل دی، اسلامی تصور امت (عالمگیر مسلمان برادری) کو کمزور کرتا ہے۔

لادینیت

سلامی حکمرانی کے خلاف: لادینیت، انہوں نے دلیل دی، اسلامی اصول حاکمیت الہیہ کو کمزور کرتا ہے۔
اخلاقی زوال: مولانا مودودی نے لادینیت کو اخلاقی زوال اور سماجی افرات کا باعث سمجھا۔

ڈارونزم

سلامی تخلیق کہانی کے ساتھ تعارض: مولانا مودودی نے ڈارون کی ارتقاء کی تھیوری کو قرآنی کہانی سے متصادم سمجھا۔
انسانی کرامت کی کمزوری: مودودی نے سمجھا کہ ڈارونزم انسانوں کو صرف جانور بناتا ہے، روحانی اور اخلاقی ابعاد کو نظر انداز کرتا ہے۔

جب مسلمانوں پہ وطنیت کہ جنات حاوی ہو گئے تھے تب مولانا نے اقامت دین یعنی اسلامی نظام کا مطالبہ کیا اور اکتوبر 1948 میں مولانا کو پہلی بار گرفتار کیا گیا لیکن پھر بھی وہ اس مطالبے سے پیچھے نہ ہٹے اور 20 مہینے قید کے بعد 1950 میں مولانا کو رہا کیا جاتا ہے اور یہی وہ زمانہ تھا کہ جب مولانا کے اثرات برصغیر سے نکل کر پوری دنیا میں پھیل چکے تھے

مرزا غلام قادیانی کے ختم نبوت کے ڈاکہ ڈالنے پر مولانا نے ایک کتاب مسئلہ قادیانی تصنیف فرمائی
اور قادیانیوں کے دجل و فریب کو امت میں ایکسپوز کر دیا- جس کی وجہ سے مولانا کو عدالت پاکستان نے موت کی سزا سنا دی- اور یہ فرمایا کہ اس سزا کے خلاف کوئی اپیل نہیں کی جا سکتی ہے لیکن اگر اپ چاہیں تو گورنر جانور سے رحم کیا اپیل کر سکتے ہیں جس پر مولانا نے جواب دیا مجھے کسی سے رحم کی اپیل نہیں کرنی زندگی اور موت کے فیصلے اسمانوں میں ہوتے ہیں اگر وہاں سے میری موت کا فیصلہ ہو چکا ہے تو دنیا کی کوئی طاقت مجھے بچا نہیں سکتی اور اگر وہاں سے میرے موت کا فیصلہ نہیں ہو چکا ہے تو زندگی کی کوئی بھی طاقت میری باقی زندگی مجھ سے نہیں چھین سکتی
چند دن گزر جاتے ہیں اور حالات بدل جاتے ہیں انٹرنیشنل پریشر کی وجہ سے مولانا کی سزائیں موت پر عمل تو نہیں ہو سکھا لیکن اس واقعے کی وجہ سے انہیں لیجنڈری حیثیت ضرور مل گئی

فیصد کی پوری اسلامی دنیا پر سید مودودی کی علمیت کا ڈائریکٹ یا ان ڈائریکٹ امپیکٹ پڑھ چکا تھا خاص طور پر نئی 20 اسلامی تحریکوں پر چاہے وہ تحریک علمی ہو یا عملی اور سید مودودی ان تحریکوں کے روح روا ہی نہیں بلکہ انہوں نے صدیوں کا جموت بھی توڑا وہ جمود جو مغرب کی غلامی سے پیدا ہوا تھا
انہی کی فکر نے جماعت اسلامیہ کشمیر, جماعت اسلامیہ ہند, جماعت اسلامیہ بنگلہ دیش, تونیسیا انہادا, اخوان المسلمین مصر, ترکی کی رفع, سوڈان کی الحرکۃ الاسلام, اور امریکہ اور کینیڈا میں اسنا کو جنم دیا

قرآن پاک مسلمان نوجوانوں کو ہدایت کرتا ہے کہ وہ مشکل حالات میں بھی اپنی امید نہ ہاریں اور اپنا ایمان کمزور نہ پڑنے دیں بلکہ وہ اپنی امت کے لیے ایک روشن مستقبل کی امید بن جائیں۔ اسی روح کو مدنظر رکھتے ہوئے، مولانا نے 1942 میں نوجوانوں کو ایک پلیٹ فارم فراہم کرنے کے لیے اسلامی جمعیت طلبہ کی بنیاد رکھی۔ اس تحریک کا مقصد نوجوانوں کو اسلامی تعلیمات کے مطابق تربیت دینا اور انہیں معاشرے میں ایک مثبت کردار ادا کرنے کے لیے تیار کرنا تھا۔
اسلامی جمعیت طلبہ کی تشکیل کے پیچھے یہ خیال تھا کہ نوجوانوں کو صرف تعلیمی میدان میں ہی نہیں بلکہ سماجی اور سیاسی میدان میں بھی فعال کردار ادا کرنا چاہیے۔ اس تنظیم نے نوجوانوں میں اتحاد، اخوت اور خدمت کا جذبہ پیدا کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ مولانا کا یہ قدم وقت کی اہم ضرورت تھی کیونکہ اس وقت مسلمان نوجوانوں کو ایک ایسی تنظیم کی ضرورت تھی جو ان کی رہنمائی کر سکے اور انہیں صحیح راستے پر گامزن کر سکے۔

مولانا کی علمی خدمات

سیاسی میدان سے اگر ہم ہٹ کے مولانا کا علمی کام بہت بڑا ہے الجہاد فی الاسلام اور ترجمان القران جیسے رسالے کا اغاز کے بعد مولانا کی بہت ساری کتابیں سامنے ائی جو مغرب کی برتری کی غلط فہمیات دور کر دیتی ہیں اور سب سے بڑی علمی خدمات قران مجید کی وہ تفسیر جو اردو کی بہترین تفاسیر میں سے ایک ہے تفہیم القران

ان سب کتابوں سے ہٹ کر مولانا کی ایک کتاب سامنے ائی جس نے بہت بڑا ہنگامہ برپا کیا وہ تھی خلافت و ملوکیت اسلام کا نظریہ خلافت کیا ہے اور اور خلافت سے لے کر ملکیت تک کا سفر کیا تھا بہت سے علماء کے مطابق مولانا نے اس میں صحابہ کے متعلق بہت ہی سخت لہجہ اختیار کیا اور ضعیف روایتوں کا سہارا لیا

میری سوچ کے مطابق درحقیقت اس کی بنیادی وجہ یہ تھی کہ مولانا کے اندر خلافت کو قائم کرنے کا گلو تھا جس کی نتائج سے دوسری حکومتیں تنقید کا نشانہ بنتی تھی۔

مولانا کے افکارو کے متاثرین

مولانا احسن اصلاحی فرماتے ہیں کہ مجھے یہ تو پتہ تھا کہ مولانا بہت بڑے ادمی تھے لیکن یہ نہیں پتہ تھا کہ خدا کے ہاں اتنا بڑا مقام ہے ان کا

جب سید قطب شہید سے صدر نے سخت لہجے میں سوال کیا : کیا تم نے یہ خیالات ابولاعلٰی مودودی کی کتابوں سے لیے ہے تو سید قطب نے جواب دیا جی ہاں میں نے مولانا کی کتابوں سے بہت کچھ سیکھا ہے
اور پھر جب سدر نے سوال کیا کہ تمہاری اور اب الاعلی مودودی کی دعوت میں کیا فرق ہے تو سعید قطب نے جواب دیا کوئی فرق نہیں

ڈاکٹر اسرار احمد فرماتے تھے کہ میرا قران مجید کے ساتھ جو معنوی تعارف ہوا تھا پہلی مرتبہ قلبی رشتہ صحیح معنی میں وہ مولانا مودودی کی تفہیم القران تھی

ڈاکٹر ضیاء الرحمن اعظمی(بانکے رام) جو ایک بہت بڑے ہندو خاندان میں پیدا ہوئے تھے وہ اپنی کتاب "گنگا سے لے مدینہ تک" میں لکھتے ہیں کہ میری زندگی مولانا مودودی کی کتاب نے بدل دی میں مولانا مودودی کی کتاب "دین حق "پڑھ کر مسلمان بن گیا

شیخ ناصر الدین البانی رحمہ اللہ اپنی ایک کتاب میں قادیانیوں کے متعلق لکھتے ہیں "ان گمراہیوں کے جواب میں بہت سی کتابیں لکھی گئی ہیں، اور ان میں سے ایک بہترین پیغام ہے۔ ان کے جواب میں ممتاز اور مجاہد پروفیسر ابو الاعلٰی مودودی رحمہ اللہ۔"

:مولانا مودودی کے افکار سے متاثر ہو کر اسلام قبول کرنے والے مشہور مسیحیوں کی فہرست

مشہور شخصیات

ملکوم ایکس (1925-1965): امریکی مسیحی جو 1964 میں اسلام میں تبدیل ہوئے۔
مریم جمیلہ (1934-2012): امریکی یہودی خاتون جو 1961 میں مودودی کے افکار سے متاثر ہو کر مسلمان ہوئیں۔
موریس بوکائل (1920-1998): فرانسیسی ماہر طب جو 1973 میں مودودی کی "تفہیم القرآن" سے متاثر ہو کر مسلمان ہوئے۔
روجر گاراؤڈی (1913-2012): فرانسیسی فلسفی جو 1982 میں مودودی کے افکار سے متاثر ہو کر مسلمان ہوئے۔

(یوسف استیس (1944-حالیہ

امریکی مسیحی وزیر جو مولانا مودودی کے افکار سے متاثر ہو کر اسلام میں تبدیل ہوئے۔

(ابدرحیم گرین (1962-حالیہ

برطانوی مسیحی جو مولانا مودودی کی کتاب "ٹوورڈز انڈراسٹینڈنگ اسلام" سے متاثر ہو کر اسلام میں تبدیل ہوئے۔

(ابراہیم خلیل (1950-حالیہ

آسٹریلوی مسیحی جو مولانا مودودی کی کتاب "القرآن کا معنی" سے متاثر ہو کر اسلام میں تبدیل ہوئے۔

(جیفری لینگ (1950-حالیہ

امریکی مسیحی پروفیسر جو مولانا مودودی کی کتاب "اسلامی انقلاب کا عمل" سے متاثر ہو کر اسلام میں تبدیل ہوئے۔

عالم اسلام میں مولانا مودودی کی علمی خدمات کے ناقابل فراموش کردار کو مدنظر رکھتے ہوئے سعودی عرب نے انہیں پہلا شاہ فیصل ایوارڈ عطا کیا

مولانا مودودی نے اسلام کو صرف ایک مذہب نہیں بلکہ ایک مکمل نظام زندگی (دین) کے طور پر پیش کیا۔ انہوں نے کہا کہ اسلام صرف عبادات تک محدود نہیں بلکہ زندگی کے ہر پہلو کو متاثر کرتا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اسلام کو ایک مکمل نظام زندگی کے طور پر قائم کرنے کی کوشش کی اور اس کے لیے بہت سی مشکلات برداشت کیں

مولانا ابوالاعلیٰ مودودی (۱۹۰۳-۱۹۷۹) کا انتقال ۲۲ ستمبر ۱۹۷۹ء کو امریکہ کے شہر بفیلو میں ہوا۔

جنازہ اور تدفین
مودودی کے جنازے کی نماز ان کے جانشین میاں طفیل محمد نے پڑھائی۔ انہیں لاہور کے علاقے اچھرہ میں دفنایا گیا۔

ہزاروں سال نرس اپنی بے نوری پہ روتی رہی
کہ بڑی شکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

مل گئی ان کے قلم سے حرمت حرف و سخن
عمر بھر اباد رکھی محفل دار و رس
اندھیوں میں بھی رہا روشن چراغ انجمن
رزم گاہوں میں وفا کا علمبردار تھا
وہ قافلہ سالار تھا__________

اللہِ پاک مولانا کو جنت میں اعلَی مقام عطا کرے